فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ (قسط:39)

جمعہ کو عید ہو تو کیسا؟

(مع دیگر دلچسپ سُوال جواب)

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

یہ رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرہ نمبر 32 کے مُواد سمیت المدینۃ العلمیۃ کے شعبے ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ نے نئی ترتیب اور کثیر نئے مُواد کے ساتھ تیار کیا ہے۔

پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّارؔ** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، عِلم و حکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی اِنقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دِلچسپ اور عِلم و حکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیۃ کا شعبہ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ عِلمِ دِین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخُلوص دُعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر اِرادی کوتاہی کا دَخل ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ
(شعبہ فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ)
۲۶ رمضانُ المبارک ۱۴۳۹ھ / 11 جون 2018ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جُمُعَہ کو عید ہو تو کیسا؟

(مَع دِیگر دِلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۳۳ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ اَبد قرار، شافِعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں پھر اُس میں نہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اُس کے نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں قیامت کے دِن وہ مجلس ان کے لیے باعثِ حسرت ہو گی۔ (اللہ عَزَّوَجَلَّ) چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عید اور جُمُعہ کا اِجتماع باعثِ بَرکت ہے

سُوال: جُمُعَۃُ الْمبارک کے دن عید ہونے کی صورت میں دو خطبے پڑھے جاتے ہیں ایک عید کا اور دوسرا جُمُعَۃُ الْمبارک کا تو کیا یہ حکومت کے لیے وبال ہے؟

---

1 ...... ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی القوم یجلسون ... الخ، ۵/ ۲۴۷، حدیث: ۳۳۹۱ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

جواب: عوام میں یہ بات مشہور ہے کہ جُمُعَۃُ الْمبارک کے دن عید ہونے کی صورت میں دو خطبے پڑھے جاتے ہیں اس سے حکومت پر بوجھ پڑتا ہے، شریعتِ مُطَہَّرہ میں اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ جُمعہ اور عید کا دن دونوں مُبارَک ہیں اور ان کا ایک دن میں جمع ہو جانا بَرکت میں اِضافے کا باعِث ہے۔ حضورِ اَقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک زمانے میں بھی عید اور جُمعہ ایک دن جمع ہوئے ہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں مَنْحُوس نہیں جانا۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا نُعْمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عیدین اور جُمعہ کی نماز میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ﴾ پڑھتے تھے۔ جب عید اور جُمعہ ایک دن میں جمع ہو جاتے تب بھی یہی دونوں سورتیں دونوں نمازوں میں پڑھتے تھے۔[1]

اِس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ عید اور جُمعہ جمع ہو جائیں تو نمازِ عید کی وجہ سے نمازِ جُمعہ مُعاف نہ ہو جائے گی یہ بدستور فرض رہے گی۔ حضرت عثمانِ غنی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے جو اپنے دورِ خلافت میں نمازِ عید کے بعد فرمایا تھا کہ جُمعہ کی نماز کے لیے جو چاہے ٹھہرے جو چاہے چلا جائے یہ ان گاؤں والوں سے خطاب تھا جن پر نہ نمازِ عید واجب تھی اور نہ

مدینہ

1 ...... مسلم، کتاب الجمعۃ، باب مایقرأ فی صلاۃ الجمعۃ، ص۳۳۸، حدیث: ۲۰۲۸ دار الکتاب العربی بیروت

www.dawateislami.net

نمازِ جُمعہ فرض، بَرَکت کے لیے عید وجُمعہ پڑھنے شہر آ جاتے تھے، لہٰذا ان کا فرمان اِس حدیث کے خلاف نہیں۔ دوسرے یہ کہ عید و جُمعہ کا اِجتماع مَنْحُوس نہیں جیسا کہ آج کل جُہلَا نے سمجھ رکھا ہے بلکہ اس میں دو بَرَکتوں کا اِجتماع ہے اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زمانہ میں ایسا ہوا ہے۔ تیسرے یہ کہ ایک سورت دو نمازوں میں پڑھنا جائز ہے۔ خیال رہے کہ یہاں بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اکثری عمل مُراد ہے دائمی نہیں ورنہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے نمازِ جُمعہ و عیدین میں اور سورتیں پڑھنا بھی ثابت ہیں۔[1] لہٰذا عید اور جُمُعَۃُ الْمبارک ایک دن میں جمع ہوں تو اسے مَنْحُوس نہیں سمجھنا چاہیے کہ یہ محض بَدْ شگونی[2] ہے اور بَدْ شگونی اِسلام میں منع ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے بَدْ شگونی لی اور جس کے لیے بَدْ شگونی لی گئی وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں ہے)۔[3]

عُہدے یا ذِمَّہ داری کے لیے اِنْتخاب کا مِعْیار

سُوال: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں کسی عُہدے یا ذِمَّہ داری کے لیے اِنْتِخاب کا

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۵۵ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

2 ...... بدشگونی سے متعلق مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 126 صفحات پر مشتمل کتاب بنام ”بد شگونی“ ہدیۃً حاصِل کیجیے اور پڑھیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات میں اِضافہ ہو گا۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

3 ...... معجم کبیر، اسحاق بن الربیع ابو حمزۃ العطار، ۱۸/ ۱۶۲، حدیث: ۳۵۵ دار احیاء التراث العربی بیروت

www.dawateislami.net

مِعْیار کیا ہے؟

جواب: عاشقانِ رسول کی سُنَّتوں بھری مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں کسی عُہدے یا ذِمَّہ داری کے لیے اِنْتخاب کا مِعْیار مَدَنی کاموں میں نُمایاں کارکردگی، عِلم و عمل کا پیکر اور مُثْبَت ذہن (positive mind) والا ہونا ہے۔ مَدَنی کام نہ کرنے والا اگرچہ ذاتی حیثیت میں کتنی ہی بڑی شخصیت کا مالِک ہو مگر اسے تنظیمی عُہدہ نہیں دیا جاتا۔ دعوتِ اسلامی کی بَقا اسی میں ہے کہ مَدَنی کام اور حُسنِ اَخلاق وغیرہ کو تَرجیح دی جائے کہ مَدَنی کام سَدا بہار ہے جبکہ کوئی بھی شخصیت سَدا بہار نہیں۔ اگر مَدَنی کام کے بجائے کسی شخصیت کو فوقیت دی جائے تو مَدَنی کام پَسِ پَردہ چلا جائے گا اور اس شخصیت کے اِنتقال کے بعد دعوتِ اسلامی کا زوال شروع ہو جائے گا اور میں نہیں چاہتا کہ دعوتِ اسلامی ایک لمحے کے لیے بھی زوال پذیر ہو، اِسی وجہ سے میں ہمیشہ مَدَنی کام کو تَرجیح دیتا ہوں اور اپنے نام کے نعرے لگانے سے منع کرتا رہتا ہوں۔ میں نے دعوتِ اسلامی میں شخصیت بننے یا بنانے کے بجائے مَرکزی مجلسِ شُوریٰ اور دِیگر مجالس کا نِظام قائم کیا ہے۔ اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا دِل مُطْمَئِن ہے کہ اگر مجھے شہادت کی سعادت مل بھی جائے تو میرے بعد بھی دعوتِ اسلامی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ قائم رہے گی لہٰذا تمام ذِمَّہ داران سے بھی مَدَنی اِلْتجا ہے کہ شخصیت بننے یا بنانے کے بجائے مَدَنی کاموں کو تَرجیح دیں کہ اسی میں اِسلام و سُنِّیت کا فائدہ ہے۔

www.dawateislami.net

شخصیات کو بَدنام کرنے کی ناکام کوششیں

سُوال: کیا شخصیات پر بھی اِلْزامات لگا کر انہیں بَدنام کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں؟

جواب: جی ہاں! شخصیات پر اِلْزام لگا کر انہیں بَدنام کرنے کی کوشش کرنا ہمیشہ سے دُشمنوں کا وَطِیرہ رہا ہے، مَا وَ شُما (یعنی ہم اور آپ) کس گنتی میں ہیں؟ اَنبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اَولیائے عُظّام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام [1] پر بھی بے بنیاد اِلْزامات لگا کر مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بَدنام کرنے کی کوششیں کی گئی ہیں۔ چنانچہ قارون نے حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کَلِیۡمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لوگوں کو بَرگشتہ (یعنی مخالف) کرنے کے لیے ایک عورت کو بہت زیادہ مال و دولت دے کر آمادہ کر لیا کہ وہ آپ پر بَدکاری کا اِلْزام لگائے چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وَعظ فرمانے کے دَوران قارون نے آپ کو ٹوکا کہ فُلانی عورت سے آپ نے بدکاری کی ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کَلِیۡمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ اُس عورت

مدینہ

1 ...... صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی فرماتے ہیں: نبی کا مَعْصُوم ہونا ضَروری ہے اور یہ عِصْمَت نبی اور مَلَک (یعنی فرشتوں) کا خاصہ ہے، کہ نبی اور فرشتہ کے سِوا کوئی مَعْصُوم نہیں۔ اماموں کو اَنبیا کی طرح مَعْصُوم سمجھنا گمراہی وبَدْدِینی ہے۔ عِصْمَتِ اَنبیا کے یہ معنٰی ہیں کہ اُن کے لیے حِفْظِ اِلٰہی کا وعدہ ہو لیا، جس کے سبب اُن سے صُدُورِ گناہ شرعاً محال ہے بخلاف ائمہ و اکابر اَولیا، کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُنھیں محفوظ رکھتا ہے، اُن سے گناہ ہوتا نہیں، مگر ہو تو شرعاً محال (یعنی ناممکن) بھی نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/۳۸، حصہ: ۱ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

www.dawateislami.net

کو میرے سامنے لاؤ چنانچہ وہ عورت بُلائی گئی تو حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ اے عورت! سچ سچ بتا کہ واقعہ کیا ہے؟ تو اس نے مَجْمَعِ عام میں صاف صاف کہہ دیا کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی! مجھ کو قارون نے کثیر دولت دے کر آپ پر بُہتان لگانے کے لیے آمادہ کیا ہے۔ اُس وقت حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آبدیدہ ہو کر سجدۂ شکر میں گِر پڑے اور بحالتِ سجدہ آپ نے یہ دُعا مانگی کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! قارون پر اپنا قہر و غضب نازِل فرما۔ پھر حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے زمین کو حکم دیا کہ اے زمین! تو اس کو پکڑ لے تو قارون مال سمیت زمین میں دَھنس گیا۔[1]

اِسی طرح بخاری شریف میں بنی اِسرائیل کے ایک ولی حضرتِ سَیِّدُنا جُرَیْج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا واقعہ مذکور ہے کہ ایک عورت ان کی جھونپڑی میں آئی اور بَدکاری کے لیے خود کو پیش کیا مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے صاف اِنکار کر دیا۔ پھر اس عورت نے ایک چرواہے کے پاس جا کر مُنہ کالا کیا اور بچہ پیدا ہونے پر اِلْزام حضرتِ سَیِّدُنا جُرَیْج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پر لگا دیا۔ لوگوں نے مُشْتَعِل ہو کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو خوب زدوکوب کیا (یعنی مار پیٹ کی) اور جھونپڑی کی بھی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ حضرتِ سَیِّدُنا جُرَیْج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس نومولود بچے کے پاس آئے اور کہا: تیرا باپ کون ہے؟ تو بچے نے اس

---

1 ...... تفسیر صاوی، پ ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۸۱، ۴/۱۵۴۷ ملخصاً مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

چرواہے کا نام بتایا۔ لوگوں کو جب حقیقتِ حال پتا چلی تو وہ بہت شَرْمسار ہوئے اور عرض کی: کیا ہم آپ کی جھونپڑی سونے کی اِینٹوں سے بنا دیں تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: نہیں بلکہ مٹّی ہی کی بنادو۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دُشمن کی طرف سے بے بنیاد اِلْزامات کے ذَریعے بھی بَدْنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لٰہذا کبھی بھی میرے اور میری دعوتِ اسلامی بلکہ کسی بھی مسلمان کے متعلق کوئی غَلَط بات سُنیں تو جب تک تحقیق نہ کرلیں اس وقت تک اس کی تَصدِیق نہ کریں۔ اللہ پاک ہم سب کو ظالموں کے ظُلم، شَریروں کے شَر اور حاسِدین کے حَسد سے محفوظ فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شخصیات کی اَہمیت

سُوال: اِسلام میں شخصیات کو کیا اَہمیت حاصِل ہے؟

جواب: اِسلام میں شخصیات کو بنیادی اَہمیت حاصِل ہے۔ اللہ پاک جسے نبی کا مقام و مرتبہ دے تو اس کی شخصیت کو ماننا ضَروری ہے مثلاً سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دِیگر اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شخصیات کو تسلیم کرنا، ان پر اِیمان لانا اور اللہ پاک نے انہیں جو مقام و مَرتبہ، عِزّت و عظمت عطا فرمائی اسے تسلیم کرنا ضَروری ہے۔ نبوت کا اِنکار کرنے کے سبب بندہ مسلمان نہیں رہتا

مدینہ

[1] ...... بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب اذا ھدم... الخ، ۲/ ۱۳۹، حدیث: ۲۴۸۲ ملخصاً دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

اگرچہ وہ لاکھ بار کلمہ پڑھے اور ایک نبی کا اِنکار تمام اَنبیا کے اِنکار کے برابر ہے۔

عزّت و عظمت اپنے بنانے سے نہیں بنتی

اِسی طرح اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام بھی ربّ تعالیٰ کے محبوب اور پیارے بندے ہوتے ہیں لہٰذا ان کی شخصیات کو تسلیم کرنا اور اللہ پاک نے انہیں جو فضیلت و شُہرت عطا فرمائی اسے ماننا چاہیے۔ یاد رکھیے! عزّت و عظمت اور شخصیت اپنے بنانے سے نہیں بنتی، یہ اللہ پاک کی عطا ہے جسے چاہتا ہے نواز دیتا ہے۔ چنانچہ پارہ 3 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 26 میں خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: (اے اللہ!) تو جسے چاہے عزّت دے اور جسے چاہے ذِلّت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو (حضرتِ سَیِّدُنا) جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو بُلا کر فرماتا ہے کہ میں فُلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ (حضرتِ سَیِّدُنا) جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اس سے محبت کرتے اور آسمان میں اِعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فُلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو اس سے آسمان والے محبت کرنے لگ جاتے ہیں، پھر اس کے لیے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے اور جب ربّ تعالیٰ کسی بندے

سے ناراض ہوتا ہے تو فرماتا ہے کہ میں فُلاں سے ناراض ہوں تو تم بھی اس سے ناراض ہو جاؤ، تو (حضرتِ سَیِّدُنا) جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اس سے ناراض ہو جاتے ہیں، پھر آسمان والوں میں اِعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فُلاں سے ناراض ہے تم بھی اس سے ناراض ہو جاؤ، وہ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین میں اس کے لیے نفرت رکھ دی جاتی ہے۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ عزَّت و ذِلَّت اللہ پاک کے دَسْتِ قُدرت میں ہے جسے چاہے عزَّت دے اور جسے چاہے ذِلَّت دے۔ اگر اللہ پاک کسی کے مُقدَّر میں ذِلَّت کر دے تو وہ دُنیا کی کسی طاقت اور مال و دولت وغیرہ کے ذَریعے عزَّت حاصِل نہیں کر سکتا اور اگر اللہ پاک کسی کو عزَّت و عظمت اور شُہرت عطا فرمائے جیسا کہ اس نے اپنے محبوب بندوں اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کو عطا فرمائی تو اسے کوئی نہیں روک سکتا اور نہ ہی ان نُفُوسِ قُدسِیَّہ کے مقام و مَراتب کو کوئی کم کر سکتا ہے۔

پَردہ فرمانے کے باوجود شہرت میں کمی نہیں آتی

اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی شانیں تو بہت بلند و بالا ہیں، ان کے غُلاموں کی بھی یہ شان ہے کہ دُنیا سے چلے جانے اور صَدیاں گزر جانے کے باوجود بھی ان کی عزَّت و عظمت اور شُہرت میں کمی واقع نہیں ہوتی، لوگوں کے دِلوں پر ان

مدینہ

1 ......مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب اذا أحب...الخ، ص۱۰۸۶، حدیث: ٦٧٠٥

www.dawateislami.net

کی حکمرانی باقی رہتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک انگریز ہندوستان کے دورے پر آیا۔ اَجمیر شریف میں جب اس نے سِلسلۂ عالیہ چشتیہ کے عظیم پیشوا، خواجۂ خواجگان، سُلْطانُ الْہند حضرتِ سیِّدُنا خواجہ غریب نواز مُعِیْنُ الدِّین حَسَن سَنْجَری چشتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے دَرْبارِ نُور بار پر مخلوق کا اِزْدِحام دیکھا تو اس نے اپنی ڈائری میں اپنے زُعم کے مُطابق یہ تأثرات لکھے کہ میں نے اَجمیر میں ایک عجیب بات دیکھی ہے کہ ایک مُردہ لاکھوں اَفراد پر حکومت کر رہا ہے۔

اَللہُ غَنِی! شانِ ولی! راج دِلوں پر
دُنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی (وسائلِ بخشش)

اَولیائے کرام اپنے مَزارات میں زندہ ہوتے ہیں

یاد رکھیے! اس انگریز نے اپنے زُعمِ فاسِد (یعنی فاسِد گمان) میں حضرتِ سیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُردہ کہا جبکہ اِسلامی نقطۂ نظر سے اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اپنے مَزارات میں زندہ ہوتے ہیں جیسا کہ شیخ عبدُ الْحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اَولیا اس دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ کر گئے ہیں اور اپنے پَروردگار کے پاس زِندہ ہیں، انہیں رِزق دیا جاتا ہے، وہ خوش حال ہیں اور لوگوں کو اس کا شُعُور نہیں۔ (1) اِسی طرح علّامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: فَلَا فَرْق

مدینہ

1 ...... اشعۃُ اللمعات، کتاب الجهاد، باب حکم الاسراء، ۳/۴۲۳ کوئٹہ

www.dawateislami.net

لَهُمْ فِي الْحَالَيْنِ وَلِذَا قِيلَ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ لَا يَمُوتُونَ وَلٰكِنْ يَنْتَقِلُونَ مِنْ دَارٍ إِلٰى دَارٍ (اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور) اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی دونوں حالتوں (یعنی زندگی اور موت) میں کوئی فرق نہیں اسی لیے کہا گیا ہے کہ اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔(1)

کون کہتا ہے ولی سب مر گئے
قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

مجالس کی کارکردگی

سُوال: دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ اور دِیگر مجالس کی کارکردگی سے آپ کس حد تک مُطْمَئِن ہیں؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مرکزی مجلسِ شُوریٰ اور دِیگر مَجالِس شب و روز بڑی محنت و جانفشانی کے ساتھ مَدَنی کاموں میں مَصْرُوفِ عمل ہیں لیکن جہاں تک مُطْمَئِن ہونے کا تعلق ہے تو میں خود اپنی ذات سے بھی مُطْمَئِن نہیں ہو پاتا تو کسی اور سے کیسے مُطْمَئِن ہو سکتا ہوں! ہمارا مَدَنی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ“ اس عظیم مَدَنی مقصد کے حُصُول کے لیے اگر ہم روزانہ دن رات کا سارا وقت بھی صَرف کریں تب بھی کم ہے مگر ان اوقات میں سے بھی ہمارا بہت سا وقت کھانے پینے، سونے

مدینہ

1 ...... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، الفصل الثالث، ۳/۴۵۹، تحت الحدیث: ۱۳۶۶ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

اور دِیگر بشری عوارضات و معمولات میں نہ چاہتے ہوئے بھی صَرف ہو جاتا ہے، ایسی صورتِ حال میں کیونکر مُطْمَئِن ہو کر بیٹھا جا سکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھیے! ایک تاجِر جس کے پیشِ نظر فقط دُنیا ہوتی ہے وہ اپنی دُنیا بنانے کی خاطِر کبھی بھی اپنے کاروبار سے مُطْمَئِن ہو کر بیٹھ نہیں جاتا، اسے مزید بڑھانے اور اس میں بہتری لانے کی کوششیں کرتا رہتا ہے تو پھر ہمیں بھی مُطْمَئِن ہو کر بیٹھ جانے کے بجائے زیادہ سے زیادہ مَدَنی کام بڑھانے، دِینِ اسلام کے پیغام کو دُنیا بھر میں پہنچانے اور اپنی قبر و آخرت بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مُطْمَئِن ہو کر تو اسے بیٹھنا چاہیے جس نے کَمَا حَقُّہٗ دِین کا کام کر لیا ہو جب ہم کَمَا حَقُّہٗ دِین کا کام کرنے میں کامیاب ہی نہیں ہوئے تو پھر ہمیں خوش فہمی کا شکار بھی نہیں ہونا چاہیے۔

ہاں! ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کا پیغام اور اس کے اَحکامات کَمَا حَقُّہٗ ہم تک پہنچائے ہیں چنانچہ حَجَّۃُ الْوِداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سامِعِیْن سے فرمایا: ”تم سے اللہ پاک کے یہاں میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم لوگ کیا جواب دو گے؟ تمام سامِعِیْن نے کہا: ہم لوگ اللہ پاک سے کہہ دیں گے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کا پیغام پہنچا دیا اور رِسالت کا حق ادا کر دیا۔ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آسمان کی طرف

اُنگلی اُٹھائی [1] اور تین بار کہا: اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ " [2] عین اسی حالت میں جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خطبے میں اپنا فرضِ رسالت ادا فرمارہے تھے یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی:

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاؕ (پ۶، المائدۃ:۳) [3]

ترجمۂ کنزُالایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دِین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اِسلام کو دِین پسند کیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یا عاشقانِ رسول کہنا کیسا؟

سُوال: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں دَرس و بیان کے دَوران لوگوں کو مخاطب کرنے کے لیے "میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو" یا "عاشقانِ رسول" کہا جاتا ہے، کیا یہ حدیث سے ثابت ہے؟

مدینہ

1 ...... انگلی کو آسمان کی طرف اُٹھا کر اللہ پاک کو لوگوں پر گواہ بنانا ہے نہ یہ کہ اللہ پاک آسمان میں ہے کیونکہ اللہ پاک مکان میں ہونے سے پاک ہے۔ اس مسئلہ کی مزید تفصیلات جاننے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب" کے صفحہ 100 تا 115 کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... ابوداود، کتاب المناسک، باب صفة حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/ ۲۶۹، حدیث: ۱۹۰۵ ملتقطاً دار احیاء التراث العربی بیروت

3 ...... مدارج النبوت، ۲/ ۳۹۴ مرکز اھل سنت برکات رضا ھند

www.dawateislami.net

جواب: کسی چیز کے جائز ہونے کا مِعْیار فقط یہ نہیں کہ وہ قرآن و حدیث سے ثابت ہو یا حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اسے کیا ہو یا اس کا حکم دیا ہو بلکہ جائز ہونے کا مِعْیار یہ ہے کہ شریعتِ مُطَہَّرہ نے اس سے منع نہ کیا ہو لہٰذا حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا کسی کام کو کرنا یا اس کا حکم دینا اس کام کے جائز ہونے کی دلیل تو ہو سکتا ہے مگر ان کا کسی کام کو نہ کرنا اس کام کے ناجائز ہونے کی دلیل قَطْعاً نہیں بن سکتا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا ہے کہ ﴿ وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْاۚ ﴾ (پ۲۸، الحشر:۷) جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔" یہ نہیں فرمایا کہ "مَا فَعَلَ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا لَمْ يَفْعَلْ فَانْتَهُوْا رسول جو کرے کرو اور جو نہ کرے اس سے بچو۔"[1]

شارحِ بخاری حضرتِ سَیِّدُنا امام احمد بن محمد قسطلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی فرماتے ہیں: اَلْفِعْلُ يَدُلُّ عَلَى الْجَوَازِ وَعَدَمُ الْفِعْلِ لَا يَدُلُّ عَلَى الْمَنْعِ یعنی کسی کام کا کرنا اس کے جائز ہونے کی دلیل ہے مگر کسی کام کا نہ کرنا اس کے منع ہونے کی دلیل نہیں۔[2]

شاہ عبدُ الْعَزِیز مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: نَکَرْدَنْ چیز دِیگَر

---

❶ فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۵۵۱ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

❷ مواھبُ اللدنیہ، ذکر طبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بقطع العروق والکی، ۳/ ۵۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

سَت وَ مَنع فَرمُودَنْ چِیزِدِیگَر یعنی نہ کرنا اور چیز ہے اور منع کرنا اور چیز ہے۔[1]

مؤمن میٹھا ہے، میٹھے کو پسند کرتا ہے

"میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو" کہنے سے شریعتِ مُطَہَّرہ نے کہیں بھی منع نہیں کیا لہٰذا یہ کہنا جائز ہے۔ اگر خاص "میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو" کے اَلفاظ کے ثبوت ہی کی بات ہے تو یاد رکھیے کہ یہ اُردو زبان کے اَلفاظ ہیں جبکہ اَحادیثِ مُبارکہ عربی میں ہیں تو یہ حدیث سے کس طرح ثابت ہو سکتے ہیں! لہٰذا اس طرح کا ثبوت چاہنا جہالت و حماقت ہے، اِس طرح تو فقط "میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو" کیا ساری اُردو زبان بولنا بھی حدیث سے ثابت نہیں۔ اگر خاص ان اَلفاظ کا ثبوت مقصود نہیں بلکہ مسلمانوں کو میٹھا میٹھا کہنے کے ثبوت کی بات ہے تو یہ حدیثِ پاک سے ثابت ہے چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے رِوایت ہے کہ میٹھے میٹھے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مؤمن میٹھا ہے، میٹھے کو پسند کرتا ہے اور جس نے میٹھے کو اپنے اوپر حرام کیا تو اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کی، اللہ تعالیٰ کی نعمت اور پاکیزہ چیزوں کو اپنے اوپر حرام مَت ٹھہراؤ، کھاؤ پیو اور شکر ادا کرو، پس اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تمہیں اللہ تعالیٰ کی سزا لازم ہو گی۔[2]

مدینہ

1. تحفہ اثنا عشریہ، باب دھم مطاعن ابوبکر رضی اللہ عنہ، ص ٢٦٩ ملخصاً دھلی
2. فردوس الأخبار، باب المیم، ذکر الفصول من أدوات الالف واللام، ٢/٣٥١، حدیث: ٦٨٣٤ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

بہر حال مسلمانوں کو مخاطب کرنے کے لیے ”میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو“ یا ”عاشقانِ رسول“ کہنے میں کوئی حَرَج نہیں، اِس قِسم کے مختلف اَلفاظ ہمارے مُعاشرے میں موقع محل کی مُناسَبَت سے محبت و اپنائیت کے اِظہار کے لیے بولے جاتے ہیں، مثلاً بچہ جب ماں کا دِل خوش کرتا ہے تو ماں اسے ”میرا لال“، ”میرا مِٹھو“ وغیرہ اَلفاظ بول کر اپنی محبت کا اِظہار کرتی ہے۔ اِسی طرح دعوتِ اسلامی والے بھی دَرس و بیان کے دَوران موقع محل کی مُناسَبَت سے مسلمانوں سے اپنی محبت و اُلفت اور اَپنائیت کا اِظہار کرتے ہوئے انہیں ”میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو“ بول کر مخاطب کرتے ہیں۔

جن کاموں کی ممانعت نہ ہو وہ جائز ہیں

سُوال: کیا ہر ہر کام کے جائز ہونے کے لیے قرآن و حدیث میں اس کی صَراحت موجود ہونا بھی ضَروری ہے؟

جواب: جن کاموں سے شَریعتِ مُطَہَّرہ نے منع نہیں کیا وہ جائز ہیں اگرچہ قرآن و حدیث میں ان کے جائز ہونے کی صَراحت موجود نہ ہو۔ ہزاروں کام ایسے ہیں جنہیں مسلمان کرتے ہیں حالانکہ قرآن و حدیث میں ان کا واضح ذِکر نہیں ملتا، مثلاً اذان و بیان کے لیے بلکہ مُکَبِّرِین (یعنی دورانِ نماز تکبیر کہنے والوں) کو چھوڑ کر دَورانِ نماز لاؤڈ اسپیکر کا اِستعمال، مسجِد میں امام کے لیے طاق نُما مِحْراب بنانا، مَساجِد پر گُنبد و مینار بنانا، ایمانِ مُفَصَّل، ایمانِ مُجْمَل، چھ کلمے، قرآنِ پاک کے

www.dawateislami.net

تیس پارے بنانا، اِعراب لگانا، رُکوع بنانا، نُقطے لگانا، اَحادیثِ مُبارَکہ کو کتابی شکل دینا، ان کی اَقسام بنانا مثلاً صحیح، حَسَن، ضعیف اور مَوضُوع وغیرہ بلکہ خود بخاری شریف اور مُسْلِم شریف وغیرہ اَحادیث کی کُتُب کا مُدَوَّن (یعنی جمع) ہونا، مدارس کا قیام، مُرَوَّجہ تعلیمی نِصاب کا اِنْتخاب، زکوٰۃ و فطرہ رائجُ الْوقت سکّے بلکہ باتصویر نوٹوں سے ادا کرنا، اونٹوں وغیرہ کے بجائے ہوائی جہاز کے ذَرِیعے سفرِ حج کرنا وغیرہ وغیرہ یہ سب ایسے کام ہیں جن کا قرآن و حدیث میں نہ کوئی ذِکر ہے اور نہ ہی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مُبارَک دور میں یہ کام تھے لیکن اب ہر ایک ان کو مانتا ہے۔

اَشیا میں اَصل اِباحَت (یعنی جائز ہونا) ہے

حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: اَشیا میں اَصل اِباحَت (یعنی جائز ہونا) ہے۔[1] لٰہذا ایسے اُمور جن سے شریعت نے منع نہیں کیا وہ جائز و مُباح بلکہ اچھی اچھی نیتوں کے سبب مُسْتَحَب کے دَرَجے میں ہیں کیونکہ مسلمان انہیں اچھا سمجھ کر کرتے ہیں اور حدیثِ پاک میں ہے: وہ چیز جس کو مسلمان (اہلِ علم و اہلِ تقویٰ) اچھا سمجھیں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔[2] جو اِن اُمور میں سے کسی چیز کو حرام یا مکروہ کہہ کر منع کرے تو اس پر

مدینہ

1 مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، الفصل الثالث، ۱/۴۴۴، تحت الحدیث: ۱۹۷ دار الفکر بیروت

2 معجم اوسط، باب الزای، من اسمہ زکریا، ۲/۳۸۴، حدیث: ۳۶۰۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

لازِم ہے کہ وہ اس کے حرام یا مکروہ ہونے پر دَلیل لائے اور دِکھائے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کہاں ان سے منع کیا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ معمولاتِ اہلسنَّت مثلاً گیارہویں شریف، مِیلاد اور جُلُوسِ مِیلاد وغیرہ کی اَصل ثابت ہونے کے باوجود ان کے جَواز کا مُطالبہ کرنے والے خود ہزاروں کام، جلسے، جُلُوس، اَیّامِ صحابہ، دَرسِ نظامی، مَساجِد میں مَنارے کی تعمیر وغیرہ بغیر کسی ثبوت اور دَلیل کے کرتے ہیں۔

نیک کاموں کو اِحتیاطاً چھوڑنا اور ان سے روکنا کیسا؟

سُوال: وہ کام جو صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے نہیں کیے انہیں اِحتیاطاً چھوڑ دینا اور لوگوں کو بھی ان سے روکنا کیسا ہے؟

جواب: وہ نیک اور اچھے کام جو صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے نہیں کیے اور نہ ہی ان کے مُبارَک دور میں وہ تھے مگر اب مسلمانوں میں رائج ہیں اور شریعت نے ان سے منع بھی نہیں کیا تو وہ مُباح (یعنی جائز) ہیں۔ شیطان کے وَساوِس میں آکر انہیں چھوڑ دینا اور حرام یا مکروہ کہہ کر مسلمانوں کو ان سے روکنے کی کوشش کرنا یہ اِحتیاط نہیں بلکہ قُرآنِ کریم میں اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اِفْتِرا (جھوٹ) باندھنا فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ ترجمۂ کنزالایمان: اور نہ کہو اسے جو تمہاری

www.dawateislami.net

هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَؕ(۱۱۶) (پ۱۴، النحل: ۱۱۶)

زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلانہ ہو گا۔

اِس آیتِ کریمہ کے تحت صَدْرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیم الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: آج کل بھی جو لوگ اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام بتادیتے ہیں جیسے میلاد شریف کی شیرینی، فاتحہ، گیارہویں، عُرس وغیرہ اِیصالِ ثواب کی چیزیں جن کی حُرمت شریعت میں وارِد نہیں ہوئی انہیں اس آیت کے حکم سے ڈرنا چاہیئے کہ ایسی چیزوں کی نِسبت یہ کہہ دینا کہ یہ شَرْعاً حرام ہیں اللہ تعالیٰ پر اِفْتِراء کرنا (جھوٹ باندھنا) ہے۔

عارِف بِاللہ حضرتِ علّامہ عبدُ الْغَنی نابُلُسی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہ کچھ اِحتیاط نہیں ہے کہ کسی چیز کو حرام یا مکروہ کہہ کر خُدا پر اِفْتِرا کر دو (جھوٹ باندھو) کیونکہ حُرمت و کراہت کے لیے دَلیل دَرکار ہے بلکہ اِحتیاط اس میں ہے کہ اسے مُباح (یعنی جائز) مانا جائے کہ یہی اَشیاء میں اَصل ہے۔[1]

ہر بِدعت بُری نہیں ہوتی

رہی بات کہ حدیثِ پاک میں ہے: كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّار یعنی

مدینہ

1 ...... ردالمحتار، کتاب الأشربة، ۱۰/۵۰ دار المعرفة بیروت

www.dawateislami.net

ہر بدعت (یعنی نئی بات) گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنّم میں (لے جانے والی) ہے۔[1] تو اس حدیث شریف کا جواب یہ ہے کہ حدیثِ پاک حق ہے۔ یہاں بِدعت سے مُراد بدعتِ سَیِّئَہ یعنی بُری بِدعت ہے اور یقیناً ہر وہ بِدعت بُری ہے جو کسی سُنَّت کے خِلاف یا سُنَّت کو مِٹانے والی ہو۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو بِدعت اُصول اور قواعدِ سُنَّت کے مُوافِق اور اُس کے مُطابِق قِیاس کی ہوئی ہے (یعنی شریعت و سُنَّت سے نہیں ٹکراتی) اُس کو بِدعتِ حَسَنَہ کہتے ہیں اور جو اس کے خِلاف ہو وہ بِدعت گمراہی کہلاتی ہے۔[2]

صحبت اچھی ہو یا بُری ضَرور رَنگ لاتی ہے

سُوال: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آنے کی بَرَکت سے میرا یہ ذہن بنا ہے کہ میں بُرے دوستوں کی صحبت سے دُور رہوں مگر اتنی پُرانی دوستی یک دَم کیسے ختم کی جائے؟

جواب: صحبت کا بڑا اَثر ہوتا ہے، صحبت چاہے اچھی ہو یا بُری ضَرور رَنگ لاتی ہے، اس لیے اچھی صحبت اپنانا اور بُری صحبت سے خود کو بچانا اِنتہائی ضَروری ہے۔ مکی مَدَنی سُلطان، رَحمتِ عالَمِیّان صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اچھے اور

مدینہ

1 ...... نسائی، کتاب صلاۃ العیدین، کیف الخطبة، ص ۲۷۴، حدیث: ۱۵۷۵ دار الکتب العلمیة بیروت

2 ...... اَشِعَّةُ اللَّمعات، ۱/ ۱۳۵

www.dawateislami.net

بُرے ساتھی کی مِثال، مُشک اُٹھانے والے اور بھٹّی دَھونکنے والے کی طرح ہے، مُشک اُٹھانے والا تمہیں تحفہ دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا تمہیں اس سے عمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بھٹّی دَھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اس سے ناگوار بو آئے گی۔[1] لٰہذا بُرے دوستوں کی صحبت سے اِجْتِناب کرتے ہوئے اچھے دوستوں کی صحبت کا اِنْتِخاب کرنا چاہیے۔ حدیثِ پاک میں اچھے دوست کی پہچان بھی بیان فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ خَلْق کے رہبر، شافِعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَخْتْوَر ہے: اچھا ہَمْنَشِین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خُدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دِلائے۔[2]

بُرے دوستوں سے کنارہ کشی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب خوب نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن پانے کے لیے ہر دَم دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے۔ اگر مَدَنی ماحول میں آنے سے پہلے کسی کا اُٹھنا بیٹھنا بُرے دوستوں کے ساتھ تھا تو اب ترک کر دیجیے۔ ہاں! اگر آپ اثر رُسوخ والے ہیں اور آپ کی بات آپ کے دوستوں میں سُنی اور مانی جاتی ہے تو پھر آپ

---

1 ...... مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب... الخ، ص ۱۰۸۴، حدیث: ۲۶۹۲

2 ...... جامع صغیر، حرف الخاء، ص ۲۴۷، حدیث: ۴۰۶۳ دار الکتب العلمية بيروت

www.dawateislami.net

حکمتِ عملی اور نَرمی کے ساتھ اپنے دوستوں کو بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کیجیے اگر ایسا نہیں تو پھر علیٰحدگی ہی میں عافیت ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ انہیں مَدَنی ماحول سے وابستہ کرنے جائیں اور خود ان کے رنگ میں رنگ جائیں۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ مَدَنی ماحول میں اِعتکاف کرنے، مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے، داڑھی رکھنے، عمامہ شریف سجانے اور خوفِ خُدا و عشقِ مصطفےٰ میں آنسو بہانے والے جب بُرے دوستوں کے پاس بیٹھنے لگتے ہیں تو آہستہ آہستہ پھر سے بَدعملی کا شکار ہو کر مَدَنی ماحول سے دُور ہو جاتے ہیں لٰہذا بُرے دوستوں سے کنارہ کشی لازمی ہے۔ مولانا رُوم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَیُّوْم فرماتے ہیں:

تا تُوانی دُور شَو اَز یارِ بد
یارِ بد بدتر بُوَد اَز مارِ بد
مارِ بَد تنہا ہمیں بَر جان زنَد
یارِ بد بر جان و ایمان زَند (1)

یعنی جب تک ممکن ہو بُرے ساتھی سے دُور رہو کہ بُرا ساتھی بُرے سانپ سے بھی زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہے، کیونکہ خطرناک سانپ تو صِرف جان یعنی جسم کو تکلیف یا نقصان پہنچاتا ہے جبکہ بُرا ساتھی جان اور ایمان دونوں کو بَرباد کر دیتا ہے۔

قرآن و حدیث میں ایسے لوگوں کی صحبت اور دوستی سے بچنے کا حکم ہے۔ پارہ 7

مدینہ

1 ...... گلدستہ مثنوی، ص ۹۴

www.dawateislami.net

سورۃُ الْاَنْعام کی آیت نمبر 68 میں خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت تفسیراتِ اَحمدیہ میں ہے: یہاں ظالمین سے مُراد مُبْتَدِعین (یعنی گمراہ و بددِین) فَاسِقِیْن اور کافِرِین ہیں۔[1] حدیثِ پاک میں نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے: آدمی اپنے ساتھی کے دِین پر ہوتا ہے، پس خیال رکھو کہ تم کس کو اپنا دوست بنا رہے ہو۔[2] صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کی مُبارَک زندگیاں زندگی کے ہر شُعبہ میں ہمارے لیے بہترین مَشْعَلِ راہ ہیں ہمیں چاہیے کہ ان نُفُوسِ قُدْسِیَّہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کریں۔

اَمیرِ اہلسنَّت کی اِنفرادی کوشش

سُوال: دعوتِ اسلامی کے اَوائل میں آپ کس طرح اِنفرادی کوشش فرماتے تھے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے مذہبی گھرانے میں آنکھ کھولی، بچپن ہی سے نماز

مدینہ

1. تفسیراتِ احمدیۃ، پ۷، الأنعام، تحت الآیۃ: ۶۸، ص ۳۸۸ پشاور
2. ترمذی، کتاب الزھد، باب (ت: ۴۵)، ۴/ ۱۶۷، حدیث: ۲۳۸۵ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

پڑھنے اور دوستوں کو دعوت دے کر مسجد ساتھ لے جانے کا معمول تھا، پھر جب دعوتِ اسلامی کا سِلسلہ شروع ہوا تو ایک ایک پر اِنفرادی کوشش کے لیے گھروں، دُکانوں اور کارخانوں میں پہنچ جاتا تھا۔ اِنفرادی کوشش کی ایسی دُھن تھی کہ گاڑی نہ ملنے کی صورت میں بھی میلوں میل پیدل سفر کرتا، اس قدر محنت و کوشش کرنے کے باوجود کبھی تو مُراد بَر آتی اور کبھی ناکامی کا مُنہ بھی دیکھنا پڑتا لیکن مایوس ہونے کے بجائے اِسْتِقامَت کے ساتھ اِنفرادی کوشش میں مَصْروف رہتا۔ آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس اِنفرادی کوشش کا نتیجہ دعوتِ اسلامی کی صورت میں موجود ہے۔

اِنفرادی کوشش کا یادگار واقعہ

سُوال: اپنی اِنفرادی کوشش کا کوئی یادگار واقعہ اِرشاد فرمادیجیے۔

جواب: دعوتِ اسلامی کے اَوائِل میں اِنفرادی کوشش کے کئی یادگار واقعات ہیں ان میں سے ایک واقعہ بطورِ تَرغیب آپ کی خِدمت میں پیش کرتا ہوں چنانچہ جن دِنوں میں نُور مسجد کاغذی بازار، بابُ الْمدینہ (کراچی) میں اِمامت کیا کرتا تھا، دعوتِ اسلامی کے قیام کو ابھی زیادہ عرصہ بھی نہ گزرا تھا کہ ایک داڑھی مُنڈا (Shaved) نوجوان کسی غَلَط فہمی کی بِنا پر مجھ سے ناراض ہوگیا یہاں تک کہ اُس نے میرے پیچھے نماز پڑھنا بھی چھوڑ دی۔ ایک بار میں کہیں سے گُزر رہا تھا حُسنِ اِتفاق سے وُہی نوجوان اپنے دوست سمیت میرے سامنے آگیا، میں نے موقع کو

www.dawateislami.net

غنیمت جانتے ہوئے سلام میں پہل کرتے ہوئے ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم'' کہا تو اُس نے ناراضگی کے اَنداز میں مُنہ نیچے کر لیا اور سلام کا جواب تک نہ دیا، میں نے مزید اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے اُس کا نام لے کر یہ کہتے ہوئے کہ آپ تو بہت ناراض ہیں اُسے اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ اس سے وہ ذرا کُھلا اور اُس کے ذِہن میں جو وَساوس تھے وہ کہنے شروع کر دیئے، میں نے حکمتِ عملی اور نَرمی کے ساتھ اُن کے جوابات عرض کیے۔ پھر وہ دونوں دوست وہاں سے رُخصت ہو گئے۔

جب دوبارہ اس ناراض نوجوان کے دوست سے میری مُلاقات ہوئی تو اُس نے مجھے بتایا کہ وہ یہ کہہ رہا تھا: الیاس تو عجیب آدمی ہے کہ اُس نے مجھے سلام میں پہل کی، جب میں نے ناراض ہو کر مُنہ نیچے کر لیا تو اُس نے جذبات میں آ کر منہ پُھلا لینے کے بجائے مجھے اپنے سینے سے لگا لیا اور پھر پیار سے ایسا دَبوچا کہ میرے سینے سے اُس کی نفرت یکدم نکل گئی اور مَحَبَّت داخِل ہو گئی! بس اب مُرید بنوں گا تو اِسی کا بنوں گا چُنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ وہ سِلسلۂ عطّاریہ میں داخِل ہو کر ایک دَم مُحِب بن گیا اور اس نے اپنے چہرے پر داڑھی مُبارَک بھی سجالی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُرائی کو بھلائی سے ٹالتے ہوئے حکمتِ عملی اور نَرمی کے ساتھ ہر ایک پر اِنفرادی کوشش جاری رکھیے کہ اِنفرادی کوشش ضَرور رنگ لاتی ہے اس کے ذَریعے رُوٹھے ہوؤں کو مَنایا اور دُشمنوں کو بھی دوست بنایا جا سکتا ہے۔ قرآنِ مجید میں بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کا حکم دیتے ہوئے

خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِیۡ بَیۡنَکَ وَ بَیۡنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ ﴿۳۴﴾ (پ۲۴، حٰمٓ السجدۃ: ۳۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اے سُننے والے! بُرائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دُشمنی تھی، ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

حضور سَرورِ **کونین** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **عُقْبَہ بِن عامِر** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اِرشاد فرمایا: اے عُقْبَہ! جو تم سے ناطہ توڑے تم اس سے جوڑو، جو تمہیں محروم کرے تم اُسے عطا کرو اور جو تم پر ظُلم کرے تم اُسے مُعاف کرو۔(1)

روزانہ دو گھنٹے مَدَنی کام

سُوال: دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اِجتماعی اِعتکاف کی بَرکت سے میرا یہ ذہن بنا ہے کہ میں روزانہ دو گھنٹے مَدَنی کاموں میں صَرف کروں، یہ اِرشاد فرمائیے کہ یہ دو گھنٹے کس کام میں صَرف کیے جائیں؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی سُنَّتوں بھری مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے بہت سارے مَدَنی کام ہیں جیسے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کام۔ ان میں سے بعض مَدَنی کام روزانہ، بعض ہفتے میں ایک بار اور بعض مہینے میں ایک بار کیے جاتے ہیں۔ روزانہ کے پانچ مَدَنی کام یہ ہیں: (۱) صدائے مدینہ (۲) مَدَنی حلقہ (۳) مسجد دَرس (۴) چوک دَرس (۵) مدرسۃُ المدینہ بالغان۔ ہفتہ وار پانچ مَدَنی

مدینہ

1 ...... مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث عقبۃ بن عامر الجھنی، ۱۴۸/۶، حدیث: ۱۷۴۵۷، دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

کاموں میں:(۱) ہفتہ وار اِجتماع (۲) مسجد اِجتماع / ہفتہ وار اِجتماعی مَدَنی مذاکرہ (۳) کیسٹ / وی سی ڈی اِجتماع (۴) یومِ تعطیل اِعتکاف (۵) مَدَنی دورہ شامل ہیں جبکہ ماہانہ دو مَدَنی اِنعامات:(۱) مَدَنی قافلے میں سفر کرنا اور (۲) مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کر کے جمع کروانا ہے۔[1] روزانہ کے مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام دَرس دینا یا سُننا ہے، روزانہ وقتِ مُقَرَّرہ پر ایک دَرس گھر میں اور ایک دَرس مسجد یا چوک وغیرہ میں جہاں سہولت ہو دیجیے، اگر دَرس دینا نہیں آتا تو دَرس میں شِرکت کیجیے۔ اِسی طرح مدرسۃُ الْمدینہ برائے بالغان بھی روزانہ کیے جانے والے مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ہے، اس میں شِرکت فرما کر دُرُست مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سیکھ لیجیے، اگر آپ دُرُست مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا جانتے ہیں تو دوسروں کو سکھا کر قرآنِ مجید کی تعلیم کو عام کیجیے۔[2]

ہفتہ وار کیے جانے والے مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں اوَّل تا آخر شِرکت کرنا اور اس کی دعوت عام کرنا ہے لہٰذا اس اِجتماع میں خود بھی شِرکت کیجیے اور اس کی دعوت عام کر کے اِنفرادی کوشش کے ذَریعے دوسروں کو بھی اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کیجیے۔ یوں ہی ہفتہ میں

مدینہ

1 ...... مُلک یا بیرونِ مُلک میں مرکزی مجلسِ شُوریٰ کے تحت حسبِ ضَرورت ترمیم ہو سکتی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مدرسۃُ الْمدینہ بالغان پڑھانے سے پہلے مجلس مدرسۃُ الْمدینۃ کو ٹیسٹ دینا لازِم ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ایک دن مَدَنی دورہ اور بَروز ہفتہ بعد نمازِ عشا اِجتماعی مَدَنی مذاکرے کا اِہتمام ہوتا ہے اس میں بھی شِرکت کیجیے۔[1] جہاں یہ مَدَنی کام نہ ہوتے ہوں وہاں ذِمَّہ داران اسلامی بھائیوں کے ساتھ مِل کر ان کاموں کو شروع کرنے میں ان کا ساتھ دیجیے۔ اِسی طرح ماہانہ مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام سُنَّتوں کی تَربیت کے لیے عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین دن کے مَدَنی قافِلوں میں سُنَّتوں بھرا سفر کرنا بھی ہے آپ بھی ہمت کیجیے اور مَدَنی قافلوں کے مُسافِر بنیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے علاقے میں مَدَنی کاموں کی دھومیں مچ جائیں گی۔

اِنفرادی کوشش کو حِرْزِ جاں بنا لیجیے کہ یہ تمام مَدَنی کاموں اور بِالْخُصُوص مَدَنی قافلوں کی رُوح ہے لہٰذا نئے اور وہ پُرانے اسلامی بھائی جو پہلے آتے تھے مگر اب نہیں آتے انہیں تلاش کر کے پھر سے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کیجیے اَلبتہ جن پر تنظیمی پابندی ہے انہیں اپنے حال پر چھوڑ دیجیے۔ دعوتِ اسلامی کے ان مَدَنی کاموں میں اپنے دو گھنٹے صَرف کیے جاسکتے ہیں، یہ دو گھنٹے تو بہت کم ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ہم اپنا سارا وقت بلکہ دِینِ اِسلام کی خاطر اپنی جان بھی قربان کر دیں تب بھی حق ادا نہیں ہو سکتا۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

مدینہ

1 ...... ممالک کے اوقات کی تبدیلی کی وجہ سے مختلف ممالک میں مختلف صورتیں ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

مَدَنی کاموں کو کیسے وقت دیا جائے؟

سُوال: دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اِجتماعی اعتکاف کی بَرَکت سے میرا یہ ذہن بنا ہے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے“ یہ اِرشاد فرمایئے کہ اپنا ذاتی کاروبار ہوتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کو کیسے وقت دیا جائے؟

جواب: دعوتِ اسلامی کے کئی ایسے مَدَنی کام ہیں جنہیں کاروباری مَصْرُوفیات ہونے کے باوجود بھی بآسانی کیا جاسکتا ہے مثلاً پنج وقتہ نمازِ باجماعت کی اَدائیگی کے لیے جب مسجد جائیں تو نماز کی دعوت دیتے ہوئے کم از کم ایک کو اپنے ساتھ لیتے جایئے۔ نمازِ فجر کے لیے جب گھر سے نکلیں تو صَدائے مدینہ لگاتے جایئے، پھر نماز کے بعد صبح کے مَدَنی حلقے میں آپ بآسانی شِرکت کر سکتے ہیں کیونکہ عموماً یہ وقت کاروبار کا نہیں ہوتا۔ دن میں جب فارغ وقت ملے تو اس وقت اپنی دُکان یا بازار میں جہاں سہولت ہو وہاں چوک دَرس کی تَرکیب بنایئے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رَسائل بھی لوگوں کی اِصلاح کا بہترین ذَریعہ ہیں انہیں پڑھ اور سُن کر نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب آچکا ہے لہٰذا انہیں حَسْبِ توفیق اپنی دُکان پر رکھ لیجیے اور جو بھی گاہک آئے اسے ایک رِسالہ بھی دے دیجیے تو یوں نیکی کی دعوت بھی عام ہو گی اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بھی اس کی خوب بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔

اِس کے علاوہ اِنفرادی کوشش ایک ایسا مَدَنی کام ہے جسے آپ چلتے پھرتے، دُکان، محلے، بازار اَلْغَرض ہر جگہ کر سکتے ہیں۔ ایسے ہی اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَریعے نیک بننے کا نُسخہ مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجیے اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے عاشقانِ رسول کے ہمراہ سُنَّتوں کی تربیت کے لیے ہر ماہ تین دن کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کے لیے بھی کوشش جاری رہے گی۔

مَدَنی قافلوں کو زیادہ اَہمیت دینے کی وجہ

سُوال: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں دِیگر مَدَنی کاموں کے مقابلے میں مَدَنی قافلوں کو زیادہ اَہمیت کیوں دی جاتی ہے؟

جواب: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مَدَنی قافلوں کو زیادہ اَہمیت دینے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ مَدَنی قافلے دِیگر کئی مَدَنی کاموں مثلاً صدائے مدینہ، مَدَنی حلقہ، دو دَرس، فکرِ مدینہ، مَدَنی دورہ، اِنفرادی کوشش اور مَدَنی اِنعامات وغیرہ وغیرہ کا مجموعہ ہیں۔ مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے والے اسلامی بھائی ان تمام مَدَنی کاموں کو بجالاتے ہیں کیونکہ یہ سب مَدَنی کام مَدَنی قافلے کے جَدوَل کا حصہ ہیں۔ گویا مَدَنی کاموں کا سمندر مَدَنی قافلے کے کوزے میں بند ہے۔ یوں سمجھیے کہ جس طرح

www.dawateislami.net

بعض گولیوں (Tablets) میں وٹامن اے (Vitamin A)، بعض میں وٹامن بی (Vitamin B) اور بعض میں وٹامن سی (Vitamin C) ہوتا ہے لیکن ملٹی وٹامن (Multi Vitamins) میں یہ سب وٹامنز (Vitamins) شامل ہوتے ہیں ایسے ہی مَدَنی قافلے ملٹی وٹامن کی حیثیت رکھتے ہیں ان میں دِیگر کئی مَدَنی کام شامِل ہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی مقصد "اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنا ہے" اس عظیم مَدَنی مقصد کے حُصُول کا بہترین ذَریعہ مَدَنی قافلے ہی ہیں۔ آج جو دُنیا کے مختلف مُمالِک میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی پیغام پہنچا ہوا ہے یہ مَدَنی قافلوں ہی کی بَرکتیں ہیں لہٰذا ہر اسلامی بھائی اپنا یہ مَدَنی ذہن بنائے کہ زندگی میں یکمُشت 12 ماہ ہر 12 ماہ میں یکمُشت ایک ماہ اور عمر بھر ہر ماہ 3 دن کے لیے عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں سُنّتوں بھرا سفر اِختیار کروں گا۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرود شریف کی فضیلت	2	جن کاموں کی ممانعت نہ ہو وہ جائز ہیں	17
عید اور جمعہ کا اِجتماع باعثِ بَرَکت ہے	2	اَشیامیں اَصل اِباحت (یعنی جائز ہونا) ہے	18
عُہدے یا ذِمّہ داری کے لیے اِنتخاب کا مِعیار	4	نیک کاموں کو اِحتیاطاً چھوڑنا اور ان سے روکنا کیسا؟	19
شخصیات کو بَدنام کرنے کی ناکام کوششیں	6	ہر بدعت بُری نہیں ہوتی	20
شخصیات کی اَہمیت	8	صحبت اچھی ہو یا بُری ضَرور رَنگ لاتی ہے	21
عزّت و عظمت اپنے بنانے سے نہیں بنتی	9	بُرے دوستوں سے کنارہ کشی	22
پَردہ فرمانے کے باوجود شہرت میں کمی نہیں آتی	10	اَمیرِ اہلسنّت کی اِنفرادی کوشش	24
اَولیائے کرام اپنے مَزارات میں زندہ ہوتے ہیں	11	اِنفرادی کوشش کا یادگار واقعہ	25
مجالس کی کارکردگی	12	روزانہ دو گھنٹے مَدَنی کام	27
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یا عاشقانِ رسول کہنا کیسا؟	14	مَدَنی کاموں کو کیسے وقت دیا جائے؟	30
مؤمن میٹھا ہے، میٹھے کو پسند کرتا ہے	16	مَدَنی قافلوں کو زیادہ اَہمیت دینے کی وجہ	31

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے "مدنی انعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "مدنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

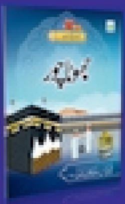

ISBN 978-969-631-655-8
0126311

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net